پارلیمانی امور کی قائمہ کمیٹی نے ڈیجیٹل مردم شماری کے لیے ٹائم لائن طے کر دی

وفاقی وزارت برائے منصوبہ بندی کو 15 نومبر تک تفصیلی رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت

سینیٹر عرفان صدیقی کی زیر صدارت اجلاس میں مشترکہ مفادات کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا، ارکان کا مردم شماری کو شفاف بنانے پر زور

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) پارلیمانی امور کی قائمہ کمیٹی نے ڈیجیٹل مردم شماری کے لیے ٹائم لائن طے کر دی ہے۔ کمیٹی کے چیئرمین سینیٹر عرفان صدیقی کی زیر صدارت منگل کو ہونے والے اجلاس میں وفاقی وزارت منصوبہ بندی کو ہدایت کی گئی کہ وہ 15 نومبر تک مشترکہ مفادات کونسل کو تفصیلی رپورٹ پیش کرے۔ اجلاس میں مشترکہ مفادات کونسل کی سفارشات پر عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا اور ارکان نے مردم شماری کو شفاف بنانے کے لیے تجاویز دیں۔

سینیٹر عرفان صدیقی نے کہا کہ ڈیجیٹل مردم شماری کا مقصد آبادی کے اعداد و شمار کو درست انداز میں جمع کرنا ہے تاکہ وسائل کی تقسیم منصفانہ طریقے سے ممکن ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں کئی علاقوں سے شکایات سامنے آئیں کہ مردم شماری کے عملے نے گھروں کا دورہ نہیں کیا اور اعداد و شمار دفتر میں بیٹھ کر پُر کر دیے گئے، جس سے پوری مشق کی ساکھ متاثر ہوئی۔ ان کا کہنا تھا کہ ڈیجیٹل نظام میں ہر گھر کا جغرافیائی محل وقوع درج ہوگا اور کسی بھی تبدیلی کا ریکارڈ فوراً محفوظ ہو جائے گا۔

وزیر مملکت برائے منصوبہ بندی ڈاکٹر عائشہ رحمان نے اجلاس کو بتایا کہ ڈیجیٹل مردم شماری کے لیے 12 کمپنیوں نے تکنیکی تجاویز جمع کرائی ہیں جن میں سے 5 کو ابتدائی مرحلے میں منتخب کیا گیا ہے۔ ان کے مطابق پائلٹ منصوبہ اگست 2025 میں اسلام آباد، راولپنڈی اور ایبٹ آباد میں شروع ہوگا اور اکتوبر 2026 میں مکمل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ڈیٹا کی حفاظت کے لیے سرور ملک کے اندر نصب کیے جائیں گے اور کسی بھی ڈیٹا کو بیرون ملک منتقل نہیں کیا جائے گا۔

اجلاس میں شریک ارکان نے خدشہ ظاہر کیا کہ دیہی علاقوں میں انٹرنیٹ کی کمزور سہولت اس عمل کو سست کر سکتی ہے۔ سینیٹر کامران بنگش نے کہا کہ موبائل فون کے ذریعے ڈیٹا جمع کرنے کا آپشن دیا جائے تو رسائی آسان ہو سکتی ہے۔ وزارت نے یقین دہانی کرائی کہ موبائل ایپلیکیشن کے ذریعے ڈیٹا جمع کرنے کا آپشن بھی زیر غور ہے اور اس پر تکنیکی ماہرین کام کر رہے ہیں۔

کمیٹی نے فیصلہ کیا کہ ہر ضلع میں شکایت سیل قائم کیا جائے گا جو روزانہ کی بنیاد پر پیش رفت کا جائزہ لے گا۔ سینیٹر عرفان صدیقی نے کہا کہ اگر 15 نومبر کی رپورٹ میں کوئی ضلع پیچھے رہا تو ذمہ دار افسران کو وضاحت دینی ہوگی۔ اجلاس کا اگلا اجلاس 22 نومبر کو طلب کیا گیا ہے جس میں پائلٹ منصوبے کی ابتدائی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔

(سفارشات / اقتباسات)

مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس 30 ستمبر کو طلب، ڈیجیٹل مردم شماری کے نتائج پر غور متوقع

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس 30 ستمبر کو طلب کر لیا گیا ہے جس میں ڈیجیٹل مردم شماری کے نتائج پر غور متوقع ہے۔ ذرائع کے مطابق اجلاس میں صوبوں کو آبادی کے نئے اعداد و شمار پر اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ یہ اجلاس وزیراعظم کی زیر صدارت ہوگا اور اس میں وفاقی وزراء اور چاروں صوبائی وزراء شرکت کریں گے۔

اجلاس کے ایجنڈے میں ڈیجیٹل مردم شماری کے نتائج کی منظوری، قومی مالیاتی ایوارڈ کے فارمولے میں ممکنہ تبدیلی اور آئندہ مالی سال کے لیے وسائل کی تقسیم شامل ہیں۔ سینیٹر عرفان صدیقی کی سربراہی میں قائم ذیلی کمیٹی نے اس فارمولے پر تین اجلاس کیے ہیں جس میں آبادی کے وزن کو 82 فیصد سے کم کر کے 70 فیصد کرنے پر غور کیا گیا ہے۔ کمیٹی کی سفارشات اجلاس کے سامنے رکھی جائیں گی۔

ذرائع کے مطابق سندھ اور خیبر پختونخوا کے نمائندے اس تجویز کی مخالفت کریں گے جبکہ پنجاب اور بلوچستان اس کی حمایت کر سکتے ہیں۔ سندھ کے وزیر خزانہ نے پہلے ہی کہا ہے کہ آبادی کا وزن کم کرنا وفاق کے غریب صوبوں کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ دوسری جانب پنجاب کا مؤقف ہے کہ آبادی کا وزن بڑھایا جائے تاکہ بڑے صوبے کو زیادہ وسائل ملیں۔ یہ اختلاف اجلاس میں سب سے بڑا ٹکراؤ بن سکتا ہے۔

اجلاس کے بعد وزیر اطلاعات کا مشترکہ مفادات کونسل کے فیصلوں کا باقاعدہ اعلان متوقع ہے۔ اگر اجلاس میں کوئی متفقہ فارمولا طے نہیں ہوتا تو معاملہ مزید التوا کا شکار ہو سکتا ہے اور نئی مردم شماری کے نتائج کا اطلاق اگلے مالی سال تک ٹل سکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم اس صورتحال سے بچنے کے لیے اتفاق رائے پر زور دیں گے تاکہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں نئے اعداد و شمار کو بروقت شامل کیا جا سکے۔

(سفارشات / اقتباسات)

ڈیجیٹل مردم شماری کے نتائج پر مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس 30 ستمبر کو طلب

اسلام آباد (نمائندہ خصوصی) مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس 30 ستمبر کو طلب کر لیا گیا ہے جس میں ڈیجیٹل مردم شماری کے نتائج پر غور متوقع ہے۔ ذرائع کے مطابق اجلاس میں صوبوں کو آبادی کے نئے اعداد و شمار پر اپنا مؤقف پیش کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ یہ اجلاس وزیراعظم کی زیر صدارت ہوگا اور اس میں وفاقی وزراء اور چاروں صوبائی وزراء شرکت کریں گے۔

اجلاس کے ایجنڈے میں ڈیجیٹل مردم شماری کے نتائج کی منظوری، قومی مالیاتی ایوارڈ کے فارمولے میں ممکنہ تبدیلی اور آئندہ مالی سال کے لیے وسائل کی تقسیم شامل ہیں۔ سینیٹر عرفان صدیقی کی سربراہی میں قائم ذیلی کمیٹی نے اس فارمولے پر تین اجلاس کیے ہیں جس میں آبادی کے وزن کو 82 فیصد سے کم کر کے 70 فیصد کرنے پر غور کیا گیا ہے۔ کمیٹی کی سفارشات اجلاس کے سامنے رکھی جائیں گی۔

ذرائع کے مطابق سندھ اور خیبر پختونخوا کے نمائندے اس تجویز کی مخالفت کریں گے جبکہ پنجاب اور بلوچستان اس کی حمایت کر سکتے ہیں۔ سندھ کے وزیر خزانہ نے پہلے ہی کہا ہے کہ آبادی کا وزن کم کرنا وفاق کے غریب صوبوں کے مفاد میں نہیں ہوگا۔ دوسری جانب پنجاب کا مؤقف ہے کہ آبادی کا وزن بڑھایا جائے تاکہ بڑے صوبے کو زیادہ وسائل ملیں۔ یہ اختلاف اجلاس میں سب سے بڑا ٹکراؤ بن سکتا ہے اور نئی مردم شماری کے نتائج کا اطلاق اگلے مالی سال تک ٹل سکتا ہے۔ ذرائع کے مطابق وزیراعظم اس صورتحال سے بچنے کے لیے اتفاق رائے پر زور دیں گے تاکہ آئندہ مالی سال کے بجٹ میں نئے اعداد و شمار کو بروقت شامل کیا جا سکے۔

(سفارشات / اقتباسات)

**مشترکہ مفادات کونسل کا اجلاس 30 ستمبر کو طلب، ڈیجیٹل مردم شماری کے نتائج پر غور متوقع